مبارک دوشنبہ اور فرائیڈے دی ٹینتھ کے تناظر میں تاریخی اہمیت کی حامل خوشخبریاں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ /اپریل ۱۹۸۷ء بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

گزشتہ پیر کے روز جسے دوشنبہ بھی کہا جاتا ہے اور سوموار بھی کہتے ہیں۔ صبح ہی سے اللہ تعالیٰ نے مختلف خوشیوں کی خبریں دکھانی شروع کیں۔ خبر کے ساتھ ویسے تو سنانے کا لفظ آتا ہے مگر خوشی کی خبر دکھانا بھی ایک محاورہ ہے۔ یعنی اسے جسے عملاً پورا ہوتے ہوئے، کرتے ہوئے۔ یہ کچھ چھوٹی بھی تھیں اور بڑی بھی مگر سب تاریخی نوعیت کی تھیں۔ مثلاً یوگوسلاویہ میں اگرچہ ایک لمبے عرصہ سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کامیاب تبلیغ ہوتی رہی ہے۔ باہر آکر بھی ان میں سے احمدی مسلمان بنتے رہے اور اندر بھی۔ لیکن وہ سارے ''البانین'' قوم سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اور سربوکرویشن جو وہاں کی بڑی قوم ہے جن میں عیسائیت پائی جاتی ہے بڑی شدت کے ساتھ یا دہریت آگئی ہے سیاست سے۔ ان میں آج تک کوئی احمدی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ تو اس کا سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا کہ پیر کے روز صبح یہ خوشخبری ملی کہ وہاں کے ایک کیتھولک عیسائی جو پادری بھی تھے یا کم سے کم پادریوں کے ساتھ یہاں آتے رہے تھے اس سے پہلے، وہ خدا کے فضل سے بیعت کر کے اس دن سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے اور چونکہ وہ پہلے ہیں اپنی قوم میں سے اور ایک بہت بڑی اور اہم قوم ہے اس لئے یہ تاریخی نوعیت کی خوشخبری ہے۔

دوسری اس قسم کی خوشخبری آئس لینڈ سے ملی یا آئس لینڈ کی طرف سے ہے مگر وہ خوشخبری ملی سکاٹ لینڈ گلاسکو سے۔گلاسکو میں ایک آئس لینڈ کے طالب علم پی ایچ ڈی کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔انہوں نے یہاں آنے کے بعد تعلیم کے دوران احمدیت کے نقطہ نگاہ سے اسلام کا مطالعہ شروع کیا اوران کے دل پر رفتہ رفتہ اس کا اتنا اثر پڑا تو انہوں نے خط لکھا جو پیر ہی کے دن میں ملا یہاں کہ میں نے پوری تحقیق کے بعد احمدی مسلمان ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے اور فوری طور پر مجھ سے رابطہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے مبلغ کو اطلاع کی وہاں گلاسکو میں اوران کی طرف سے خوشخبری ملی کہ باقاعدہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔آئس لینڈ کو ہم نے غالباً ڈنمارک کے سپرد کیا ہوا تھا کہ کوشش کریں کہ آئس لینڈ میں پہلا اسلام کا پھل ملے لیکن باوجود کوششوں کے ڈنمارک سے کوئی بیعت نہیں ہوسکی۔اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے پھل بھیجتا ہے اور بعض دفعہ بالکل ہی انسانی کوششوں کا کوئی دخل نظر نہیں آتا۔

تیسرے پیر ہی کے روز ہمارے بہت ہی اہم پریس کا افتتاح ہوا ہے جو جدید ترین پریس جس کا بڑی دیر سے میں جماعت سے وعدہ کر رہا تھا اور جماعت نے بہت ہی عظیم الشان تاریخی قربانیاں بھی کی تھیں اسکے کمپیوٹر سیکشن کا پیر ہی کے روز افتتاح ہوا اور یہ دو انفرادی یا چھوٹی بظاہر خبریں ہیں۔گو پریس کی خبر چھوٹی نہیں کیونکہ اس کا بہت ہی وسیع اثر پڑے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

لیکن اس سے آگے اور زیادہ دلچسپ اور زیادہ وسیع خوشی کی خبر یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے تقریباً ڈیڑھ مہینہ پہلے لائبیریا سے ایک ایسے چیف کی بیعت کی اطلاع ملی جو بڑے مخالف ٹیم سے تعلق رکھتے تھے اور وہ چیف نہیں بلکہ چیفوں کے چیف ہیں۔اور His Royal Highness کہلاتے ہیں اوران کے ماتحت چالیس چیفس ہیں، اتنا وسیع علاقے سے شاہی خاندان کے فرد ہیں۔ان کا سادہ سا خط مجھے ملا اچانک اور جب میں نے ان کے ٹائٹل (القابات) پڑھے تو میں حیران ہوا کہ یہ تو ماشاءاللہ بڑے اثر ورسوخ والے آدمی ہیں۔میں نے اسی وقت مبلغ کو فون پر اطلاع کروائی اور ایک جانے والے کے ہاتھ الیس اللہ بکاف عبدہ' کی انگوٹھی ان کو تحفہ میں بھجوائی اور پیغام دیا کہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے مگر اکیلے آپ کے آنے سے اتنی خوشی نہیں ہوگی جتنا اس بات سے خوشی ہوگی کہ آپ اپنے اثر ورسوخ کو آگے اسلام کی خدمت میں استعمال کریں اور لوگوں کے لئے راہنمائی کا موجب

بنیں۔ وہ اس پر اتنا خوش ہوئے کہ انہوں نے اسی وقت عہد کیا کہ میں انشاء اللہ یہ کام کروں گا مگر اپنے طریق پر۔ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ کریں۔

انہوں نے طریق یہ سوچا کہ بجائے اس کے کہ ایک ایک آدمی کو میں احمدی بناؤں مسلمان۔ اپنے برابر کے جو چیف ہیں ان کو کیوں نہ تبلیغ کروں تا کہ بڑے بڑے علاقوں پر اثر پھیلے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تین ہم مرتبہ چیفس کو تبلیغ شروع کی اور پیر کے دن یعنی ’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘ جسے کہا جاتا ہے اس دن دو ایسے چیفس کی بیعت کی اطلاع ملی۔ جن کے تابع چالیس چالیس چیف تھے اور بہت وسیع علاقے پہ یہ بات پھیل گئی اور انہوں نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا اپنے سعادت کا اظہار کیا مبلغ کو لے کے گئے۔ اپنا پیلس دکھایا ان میں سے ایک چیف نے اور کہا کہ یہ تو اللہ کا عجیب احسان ہے کہ خدا نے روشنی دکھا دی ورنہ ہم لوگ تو اندھیروں میں ہی رہنے والے تھے۔ تو بات وسیع تر ہوتی چلی گئی۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو جو الہام ہوا تھا ’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘ (تذکرہ صفحہ: ۱۱۰) جو ہم پر تو آج ایک دفعہ پھر پورا ہو گیا اور صرف یہی نہیں بلکہ مجھے اس سے ایک اور خیال آیا کہ ہم جو ’’Friday The 10th‘‘ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خبر ملی تھی اسے خواہ مخواہ محض انذاری خبر بنائے ہوئے ہیں حالانکہ خدا کی طرف سے تو کوئی شرط نہیں تھی کہ یہ انذاری خبر ہے اور جو چمک دکھائی گئی ہے بار بار کی وہ اس کو دونوں طرح سے سمجھا جا سکتا ہے۔ انذار کی بھی چمک ہوتی ہے اور خوشخبریوں کی بھی چمک ہوتی ہے۔ تو میرے دل میں یہ بات خدا تعالیٰ نے گاڑ دی ہے کہ جمعہ جو ’’Friday The 10th‘‘ آنے والا ہے اس میں ہی آئندہ کسی ’’Friday The 10th‘‘ میں جماعت کے لئے ویسی ہی خوشخبری بہت بڑی دکھائی جائیگی۔ خیر اس انتظار میں اسی دن سے مجھے کچھ امید بندھی اور چونکہ جمعہ کا دن اسلامی نقطہ نگاہ سے جمعرات کا سورج غروب ہونے پر شروع ہو جاتا ہے اور انگریزی کیلنڈر کے لحاظ سے جمعہ کا دن رات بارہ بجے تک چلتا ہے تو جسے امید ہو تمنا ہو وہ کھینچتا ہے وقت کو دونوں طرف سے۔ اس لئے میں نے اس تمنا میں اس امید میں کہ خدا خوشخبری دکھائے اور وقت لمبا ہو جائے اس میں زیادہ خوشخبریاں مل سکیں۔ اپنے طور پر اندازہ لگایا کہ جمعرات کا سورج غروب ہوتے ہی یہ انتظار شروع کروں گا اور پھر دیکھیں کب خدا تعالیٰ کوئی خبر دکھاتا ہے۔ اس کے دوران منگل کے روز ہارٹلے پول مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ ہارٹلے پول میں

ہماری وہ جماعت ہے جو ایک احمدی خاتون کی کوششوں سے بنی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور وہ چونکہ صرف خواتین میں تبلیغ کر سکتی تھیں اس لئے شروع میں صرف خواتین میں یہ جماعت بنی شروع ہوئی خواتین اور بچوں کی پھر انہوں نے اپنے خاوند کو بھی تبلیغ کی ان کو مبلغ بنایا اور کچھ میں نے ان کو کچوکے دیئے کہ شرم کرو تمہاری بیوی بہت آگے بڑھ گئی ہے اور تم بیٹھے ہوئے ہو۔ وہ طبعاً خاموش ہیں بہت اور ویسی ہی بات کرنی مشکل ہے لیکن وہ پٹھان ہیں آخر غیرت اتنی آئی کہ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں بنا کے دیکھوں گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر ان کے خاوند نے بھی تبلیغ شروع کی وہ بھی ہم میں شامل ہونا شروع ہو گئے ۔ وہ ایک خاندان تھا وہاں اس وقت جب میں یہاں آیا ہوں ۱۹۸۴ء میں اور اب وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے دس خاندان ہیں جن میں سے ایک یا دو پاکستانی باہر سے آئے ہیں باقی سب مقامی انگریز خاندان ہیں۔

اس سے پہلے ایک انگریز خاتون کا خط آیا تھا کہ میں تو احمدی ہو گئی ہوں لیکن میرے خاوند نہیں مانتے اور ان کے متعلق ایک اور ذریعے سے اطلاع ملی کہ ان کی طرف سے کافی پریشانی ہے کیونکہ ان کے خاوند نے جو بیمار ہیں بیچاری خاتون بارہ سال سے مسلسل ان کی خدمت کی ہے وفا کے ساتھ اور قطعاً اس سے دل نہیں چرایا۔ لیکن ان کے مسلمان ہونے کا ان کو اتنا صدمہ پہنچا کہ انہوں نے طلاق کی دھمکی دیدی کہ اب میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ تمہیں تکلیف جو کچھ ہے میں ہر طرح حوصلے سے برداشت کرونگا لیکن تم مسلمان ہو جاؤ یہ نہیں ہو سکتا ان کو میں نے لکھا کہ ان کو لے کر تو آؤ ان سے گفت وشنید ہو۔ چنانچہ وہ ہمارا احمدی جوڑا ان کو لے کر آیا ساتھ اور گفتگو کے بعد مجھے کافی ان کے دل میں تبدیلی نظر آئی، کافی نرمی پیدا ہوئی، خدا کے فضل سے۔ اب جبکہ میں وہاں منگل کو گیا سوال جواب کی مجلس تھی تو انہوں نے مجھے خوشخبری بتائی کہ گزشتہ پیر کو میں بھی مسلمان ہو گیا ہوں خدا کے فضل سے اور باقاعدہ فارم بیعت پر دستخط کرنے والے دستخط کروالیں اور وہاں سوال و جواب کی مجلس میں ایک اور خاتون اپنے بچوں سمیت وہ بھی خدا کے فضل سے احمدی ہوگئی۔ ان کی طلاق ہوئی تھی، ان کا خاوند نہیں تھا لیکن اور شخص سے ان کی دوسری شادی کی امید بندھی تھی۔ وہ اس کو بھی لے آئیں کہ وہ مجھ سے بات کرے۔ چنانچہ مجلس میں سوال رکھ دیئے اور آپ جمعہ کے دن انکی بیعت کی اطلاع مل گئی۔ خدا کے فضل سے۔

تو مسلسل خوشخبریوں پہ خوشخبریاں اکٹھی ہوئیں۔ لیکن ایک سب سے بڑی خوشخبری ابھی آپ کو بتانے والی باقی ہے۔ جس کا تعلق ”Friday The 10th“ سے ہے۔ ایک بہت بڑے مسلمان راہنما کہ جن کا اتنا وسیع اثر ہے کہ کروڑوں مسلمان ان کی عزت واحترام کرتے ہیں۔ انہوں نے کئی کتب لکھیں بہت بڑے عالم دین، کئی زبانوں کے ماہر اور بہت بارسوخ انسان۔ ان سے کچھ عرصہ پہلے جمعرات کی شام کو ملاقات مقرر ہوئی تھی۔ لیکن یہ بھی عجیب تصرف ہے اللہ تعالیٰ کا کہ کسی وجہ سے تاخیر ہوتے ہوتے جب تک جمعہ شروع نہیں ہو گیا وہ ملاقات بھی شروع نہیں ہوئی۔

میں اس سلسلے میں فکر مند تھا اس نقطۂ نگاہ سے کہ یکطرفہ باتیں انہوں نے احمدیت کے متعلق سنی ہونگی اور چونکہ ان سے ملاقات اس نقطۂ نگاہ سے بڑی اہم ہے کہ بہت بڑی تعداد جو کروڑوں کی تعداد ہے مسلمانوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں ہمیں سہولت ہو جائیگی اگر ان پر نیک اثر پڑے۔ تو فکر مند بھی تھا دعا بھی کی تھی اور اس مجلس میں اپنے دو احمدی دوستوں کو بھی شامل کیا تا کہ ان کی بات کا بھی اچھا اثر پڑے۔ جب وہ ہماری ملاقات شروع ہوئی تو عین سورج غروب ہوا جب تو اس وقت اتفاق ایسا ہوا۔ اتفاق نہیں بلکہ تصرف کہنا چاہئے کہ میں سات بجے سے انتظار کر رہا تھا مگر آٹھ بجے سے پہلے ملاقات نہ ہو سکی جو سورج غروب ہوا اور جمعہ کا دن شروع ہوا۔ ملاقات کے دوران یہ نظر آیا کہ انہوں نے جماعت کے متعلق دوسروں سے باتیں سنی ہوئی تھیں جماعت کے متعلق کوئی علم نہیں اور ان کا رویہ بھی درمیانہ سا تھا کیونکہ شریف انسان تعلیم یافتہ اس لئے وہ بغض کا اظہار تو بہر حال نہیں کر رہے تھے لیکن ایک خشک کا سا تعلق جس طرح ہوتا ہے کوئی قلبی تعلق نہ ہو، کوئی دلچسپی نہ ہو۔ لیکن رفتہ رفتہ پھر باتیں شروع ہوئیں تفصیل سے سارے مسائل ان کے سامنے میں نے بیان کئے۔ جماعت کیا ہے کیا کر رہی ہے اور امام مہدی کا ذکر کیا، دعویٰ کیا ہے، دوسرے مسلمان کیوں مخالف ہیں اور انہوں نے اشارۃً براہ راست کہہ کے تو نہیں اشارہ اس طرح کیا کہ دلیل بھی ہونی چاہئے۔ تو میں نے پھر ان کو ایک دو دلائل دیئے ان کو اور اس دوران ان کی شکل تبدیل ہونی شروع ہوئی یعنی محبت کے آثار پیدا ہونے شروع ہوئے واضح اور دیکھتے دیکھتے یوں لگا کہ جس طرح دل پگھل جاتا ہے ایک آدمی کا اور وہ بڑے کم گو ہیں دو باتیں انہوں نے کہیں۔

ایک یہ کہی کہ میں اپنی یہ خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کا موقع دیا

کیونکہ کانوں سے سنی ہوئی باتیں بسا اوقات جھوٹی نکلتی ہیں۔ جب تک آنکھیں نہ دیکھ لیں اس وقت تک انسان کو صحیح پتا نہیں لگ سکتا اور آج مجھے خدا نے یہ موقع دے دیا کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں اور خود پتا کرلوں کہ آپ کیا لوگ ہیں۔ دوسرا ایک بڑی معنی خیز فقرہ انہوں نے کہا جس سے مجھے بہت ہی امید پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک لمبے عرصے سے میں اسلام کا تاریخی مطالعہ کر رہا تھا آنحضرتؐ کے زمانے سے لے کر اب تک کا اور میں نے ہر طرف نظر دوڑائی اور خوب چھان پھٹک کی، سب تلاش کی لیکن جس چیز کی مجھے تلاش تھی مجھے ملی نہیں۔ آج مجھے وہ مل گئی ہے اس سے بیعت تو انہوں نے نہیں کی لیکن اتنا حیرت انگیز فقرہ تھا ایک کم گو، اتنے بڑے عالم اور اتنے بڑے لیڈر کے منہ سے نکلا ہوا اتنا معنی خیز ہے کہ اس وقت مجھے یہ معلوم ہو کہ یہی وہ خوشخبری تھی جو پیر کے دن خدا نے میرے دل میں ڈالا کہ ''Friday The 10th'' صرف جلال نہیں لے کے آئے گا بلکہ جمال لے کے بھی آئے گا اور احمدیت کی ترقی کے لئے انشاء اللہ نئے نئے دروازے کھولے گا اور جماعت کو میں ان خوشخبریوں میں اس لئے ساتھ شامل کر رہا ہوں کہ تکلیف دہ خبریں آپ سنتے رہے ہیں اس سے دل دعاؤں کی طرف مائل ہوتا ہے لیکن طمع کے ساتھ بھی تو دل دعاؤں کی طرف مائل ہوتا ہے حمد اور شکر سے دل بھرتا ہے اور اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر کی مصداق ہیں:

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

(درثمین صفحہ:۱۰)

تو کبھی ایسی باتیں بھی آپ کو بتانی چاہئیں کہ ہمیں اغیار کا جھگڑا کچھ دیر کے لئے کٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل لبریز ہو جائیں اور حمد و ثناء کے ساتھ دعائیں اٹھیں اس لئے دعائیں کریں۔ اب معلوم یہ ہوتا ہے کہ خدا کی تقدیر بڑی تیزی سے جماعت احمدیہ کو اس عظیم عالمی انقلاب کی طرف لے کے جا رہی ہے جس کا لانا ہمارے قبضہ قدرت میں نہیں ہے۔ وہ خدا کی تقدیر کے قبضہ قدرت میں ہے اور نئی صدی میں داخل ہونے سے پہلے خدا عظیم الشان دروازے کھولنا چاہتا ہے جماعت کی ترقیات کے اور ان کے لئے تیاری کی خاطر میں آپ کو بار بار مختلف نصیحتیں کرتا رہا ہوں آئندہ بھی پھر اسی مضمون کو لوں گا کہ تقویٰ کا دوسرا پہلو کیا ہے جس کا خوف سے تعلق ہے اور اس سلسلے

میں جماعت پر کیا مزید ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

بہر حال آج تو حمد وثنا کا دن ہے خاص طور پر اور خوب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اور بھی ان راہوں کو وسیع کر دے۔ آج بھی خدا کے فضل سے ساتھ ایک بہت ہی اہم مسلمان لیڈر سے ملاقات ہے جو کسی پہلو سے بھی اپنی اہمیت میں پیچھے نہیں ہیں تو ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ توفیق عطا فرمائے کہ اس رنگ میں ان کے سامنے نقطۂ نگاہ پیش کرسکوں کہ ان کے ذریعے بھی ہمیں بڑی بڑی وسیع قوموں میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

اس سے پہلے ذہن اس طرح تھا جو خطبہ میں بیان کرتا رہا ہوں اس لئے از خود پڑھتا رہا ہوں وہ دعائیں ذہن اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ خوشخبریوں میں پھنسا ہوا تھا۔ اس لئے دو دفعہ زبان بہکی اور دوسری طرف چلنے لگی۔ دو خطبوں کے درمیان چند ایسے وفات شدہ دوستوں کے جنازے کا اعلان کرنا تھا جن کی نماز جنازہ ابھی انشاء اللہ غائبانہ نماز جنازہ جمعہ کے بعد ہوگی۔

ایک تو ہمارے بہت ہی مخلص انڈونیشیا کے دوست تھے جو ساؤتھ سولا والسی کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور ایک علاقے کے جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تھے بڑے مخلص، فدائی احمدی مکرم عمر عبداللہ صاحب ان کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔

دوسرے ہماری جماعت انگلستان کے ایک مخلص جو انصار میں ہیں۔ شمیم احمد خان صاحب جو نائب زعیم اعلیٰ یو کے ہیں اور مکرم نعیم احمد خان صاحب ان کے بھائی کراچی میں ہیں۔ ان کے والد سلسلہ کے بڑے پرانے بزرگ تھے، بہت ہی فدائی اور عاشق ان کی بھی اطلاع ملی ہے وفات کی۔

اسی طرح ہمارے ایک اسیر راہ مولیٰ ملک محمد دین صاحب جو بڑی عمر کے ہیں اور اس وقت ساہیوال جیل میں ہیں ان کی بیگم کی وفات ہوئی مکرمہ حفیظ بیگم صاحبہ کی سابق ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس تھے۔ لیکن جہاں احمدیت کی دشمنی آجائے وہاں یہ باتیں اپنا اثر نہیں دکھاتیں۔ بڑی تگ ودو کے بعد ان کے لئے تین گھنٹے کی اجازت ملی جیل سے وہ ہتھکڑیوں میں گھر میں اپنی بیوی کا منہ دیکھ لیں آخری دفعہ انکی بھی وفات کی بڑی دردناک اطلاع ہے۔ اس لئے ان کی بھی نماز جنازہ غائب جمعہ کے معاً بعد ہوگی۔

ایک اور ہمارے سلسلے کے معروف دوست ایک لمبے عرصے سے امریکہ میں بیماری کے دن

کاٹ رہے تھے اس لئے نظر سے غائب رہے ورنہ کراچی جماعت کے ایک بہت ہی معروف اور ہر دلعزیز دوست تھے ملک بشیر احمد صاحب نیووے ڈرائی کلین والے جن کی وہاں ڈرائی کلین وغیرہ کی دکان وغیرہ تھی۔ جب سے انہوں نے ڈرائی کلین کی دکان کھولی ہے اس وقت کے لحاظ سے سب سے جدید مشین تھی بڑا شور پڑ گیا تھا کراچی میں ایک بہت ہی عظیم الشان ڈرائی کلین کا انتظام ہوا ہے۔ بڑے دلچسپ مرنجان مرنج انسان تھے۔ یہ چار جنازے کی خبریں ہیں جن کی انشاء اللہ نماز جنازہ نماز جمعہ کے بعد ہوگی۔